بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

قسمت کا ستارہ

از

قطب العارفین حضرت مولانا سید محمد بدر عالم صاحب

دامت فیوضہم

نزیل مدینہ منورہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰی مَنِ اسْمُهٗ سَیِّدُنَا مُحَمَّدٌ

عَدَدَ مَا فِیْ عِلْمِ اللّٰهِ صَلٰوةً دَائِمَةً بِدَوَامِ مُلْكِ اللّٰهِ

چمکا قسمت کا ستارہ میں تو اس قابل نہ تھا
میں کہاں اور در تمہارا میں تو اس قابل نہ تھا

کس محبت سے بلایا اور بلا کر رکھ لیا
گھر کا گھر سارا اکا سارا میں تو اس قابل نہ تھا

کس طرح مجھکو نوازا اور بخشا کیا شرف
میں تو تھا شامت کا مارا میں تو اس قابل نہ تھا

آج میں ہوں اس زمیں پر جو ہے رشکِ آسماں
جس کا ہر ذرہ ستارہ میں تو اس قابل نہ تھا

یہ وطن ہو سب جہاں میں سب سے برتر اور عزیز
اور ان کو سب میں پیارا میں تو اس قابل نہ تھا

اس زمینِ قدس نے جس میں ہوں سب قدوسیاں
کر لیا مجھ کو گوارا میں تو اس قابل نہ تھا

کیا کہوں فیاضیاں شاہِ عرب کی کیا کہوں
ہیں وہ عالم آشکارا میں تو اس قابل نہ تھا

ایک گدائے بینوا کو در پہ اپنے ڈال کر
کیں کا نٹے سے سنوارا میں تو اس قابل نہ تھا

ایک قطرہ کو اُٹھا کر ایک سمندر کر دیا
اور ذرہ کو ستارہ میں تو اس قابل نہ تھا

خود محبت سے بلا کر جام کوثر دے دیا
تک رہا تھا میں بیچارہ میں تو اس قابل نہ تھا

جنکی نظر کیمیا نے توڑ ڈالے سب طلسم
میرا جادو کبھی اتارا میں تو اس قابل نہ تھا

مفلس و نادان کا سننے کو افسانہ دراز
کس محبت سے پکارا میں تو اس قابل نہ تھا

کہہ دیئے جو کچھ بھی تھے دل میں نہاں اسرار و راز
پا کے ایک ادنیٰ اشارہ میں تو اس قابل نہ تھا

مدتیں گذری ہیں مجھکو حاضرِ خدمت ہوئے
اب نہیں ہوتا گذارا میں تو اس قابل نہ تھا

بیخودی میں مانگتا ہوں اِن کی زیارت کا شرف
ہے کہاں یہ میرا یارا میں تو اس قابل نہ تھا

یوں مقدر گر نہ ہو تو عالمِ رؤیا سہی
کاش ہو جائے نظارہ میں تو اس قابل نہ تھا

کم نہیں نظرِ عنایت میری جانب کم نہیں
پھر نظر کرنا دوبارہ میں تو اس قابل نہ تھا

کر لیا شاہِ کرم نے جاں کا نذرانہ قبول
ہے کرم یہ سب تمہارا میں تو اس قابل نہ تھا

آ گئے دل میں میرے مہمان وہ شاہاں نواز
وہ کہاں اور گھر ہمارا میں تو اس قابل نہ تھا

زخمہائے دل پہ رکھا مرہم تسکین غم
دل تو تھا صد پارہ پارہ میں تو اس قابل نہ تھا

تھا نقطہ یہ اک تصور یا حقیقت کی جھلک
کیا سماں تھا کیا نظارہ میں تو اس قابل نہ تھا

جاگ اٹھی میری قسمت مل گیا ہم کو رسولؐ
سب رسولوں میں پیارا میں تو اس قابل نہ تھا

شافعِ روزِ جزا ہیں آپ ہی صد مرحبا
ہے بڑا مجھ کو سہارا میں تو اس قابل نہ تھا

مغفرت کے آسرے میں بھی جا فر ہو گیا
ایک عاصی اور بیچارہ میں تو اس قابل نہ تھا

ڈوبتی ہی جا رہی تھی نیا اب منجدھار میں
لو خبر جلدی سنبھالا میں تو اس قابل نہ تھا

عمر کا پیمانہ ہے بس اب چھلکنے کے قریب
تھام دینا اب سہارا میں تو اس قابل نہ تھا

دل ہی دل میں ڈر رہا تھا تیری رحمت نے مگر
ڈوبتے کو پھر ابھارا میں تو اس قابل نہ تھا

شامت اعمال سے اپنی رہوں رحمت سے دور
کب یہ تھا ان کو گوارا میں تو اس قابل نہ تھا

روزِ محشر میں کھڑا تھا پُل سے ڈر کر اِس طرف
اُس طرف تجھ کو اُتارا میں تو اس قابل نہ تھا

تھا ملوث معصیت میں سر سے لیکر پیر تک
کیسا مانجھا اور نکھارا میں تو اس قابل نہ تھا

سب جتا دیں بازیاں شاہِ کرم نے جنکو میں
ایک اِک کر کر کے ہارا میں تو اس قابل نہ تھا

جوشِ رحمت نے بنایا مجھکو عصیاں سے نڈر
میں تو تھا ہمت کا ہارا میں تو اس قابل نہ تھا

بات رکھ لی مغفرت نے عاصیوں میں روزِ حشر
کر کے مجھکو اِک اشارہ میں تو اس قابل نہ تھا

مجھکو بخشا اور بخشی جنۃ الفردوس بھی
یہ کرشمہ ہے تمہارا میں تو اس قابل نہ تھا

جو کرم مجھپر ہوئے ہیں کیا کروں انکا بیاں
ہیں وہ بس قابل نظارہ میں تو اس قابل نہ تھا

صاف گوئی سے بہت نادم بھی ہوں لفظ ہی ملا
ہے بہت کافی اشارہ میں تو اس قابل نہ تھا

جب قدم رکھا مدینے میں تو فوراً پھر گیا
میری گردش کا ستارہ میں تو اس قابل نہ تھا

مل گیا جس کو مدینہ اس کو سب کچھ مل گیا
مل گیا مجھکو کنارہ میں تو اس قابل نہ تھا

لگ گیا آکر مدینہ میں ٹھکانے ورنہ میں
پھر رہا تھا مارا مارا میں تو اس قابل نہ تھا

مل گیا ہے شیخ کامل میری قسمت سے مجھے
کیا کہوں کیسا پیارا میں تو اس قابل نہ تھا

ہو سفر جب اس جہاں سے ہو نظر حق کی طرف
منہ میں ہو کلمہ تمہارا میں تو اس قابل نہ تھا

دی جگہ اپنا بنا کر خود بقیع پاک میں
مضطرب تھا میں بیچارہ میں تو اس قابل نہ تھا

قبر میں مجھ سے جو پوچھیں تو بتا یہ کون ہیں
ہو تصور بس تمہارا میں تو اس قابل نہ تھا

قبر سے اُٹھوں تو شاداں اور فرحاں ساتھ ساتھ
میں ہوں اور دامن تمہارا میں تو اس قابل نہ تھا

بعد مردن سب میرے احباب بھی اغیار بھی
پڑھ کے بخشیں ایک پارہ میں تو اس قابل نہ تھا